فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۰ پیسے

جلد ۵۲/۱۷ | ۳ اخاء ۱۳۴۲ھش ۱۳ جمادی الاول ۱۳۸۳ھ ۳ اکتوبر ۱۹۶۳ء | نمبر ۲۲۱

انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کے چوالیسویں جلسہ سالانہ کا افتتاحی اجلاس

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور دیگر علمائے سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ڈھاکہ ۳۰ ستمبر (بذریعہ تار) نمائندہ الفضل مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب کی مرسلہ اطلاع مظہر ہے کہ مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعہ نماز جمعہ کے بعد (جو حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔اے (آکسن) صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے پڑھائی) ۳ بجے سہ پہر انجمن احمدیہ مشرقی پاکستان کا چوالیسواں جلسہ سالانہ شروع ہوا۔ جلسہ میں صدارت کے فرائض حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے ادا فرمائے۔ جلسہ کا افتتاح آپ نے اجتماعی دعا سے فرمایا۔ آغاز کار محمد شمس الرحمن صاحب بیرسٹر ایٹ لاء نے استقبالیہ ایڈریس میں حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف اور مشرقی پاکستان کے دور دراز علاقوں سے آنے والے جملہ مہمانوں کی تشریف آوری پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے انہیں اھلاً و سھلاً و مرحباً کہا بعد ازاں مکرم مولوی محمد صاحب صوبائی امیر نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ ازاں بعد مختلف علمی موضوعات پر علمائے سلسلہ کی تقاریر ہوئیں۔

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام خاتم النبیین پر روشنی ڈالی اور آنحضور کی انتہائی بلند و بالا اور ارفع و اعلیٰ شان کو واضح کیا۔ دوران تقریر میں آپ نے اسلام کے فلسفۂ اخلاق پر بھی روشنی ڈالی۔ محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے "اسلام افریقہ میں" کے موضوع پر ایک مبسوط تقریر کی۔ آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے صدارتی تقریر ارشاد فرمائی۔ جس میں آپ نے دعا کی اہمیت اور اس کے عظیم الشان ثمرات پر بہت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی آپ نے زندگی کے ہر معاملے میں قدم قدم پر دعائیں کرنے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ آپ نے بعض سچے واقعات اور حقائق پیش کر کے اس زندہ و تابندہ حقیقت کو ذہن نشین کرایا۔ کہ اسلام کا پیش کردہ واحد و یگانہ خدا ایک زندہ خدا ہے۔ اسے رب طاقتیں اور قدرتیں حاصل ہیں۔ کوئی امر اس کے قبضۂ قدرت سے باہر نہیں اور کوئی بات اس کے آگے انہونی نہیں وہ قادر مطلق ہے۔ اپنے بندوں کی عاجزانہ اور متضرعانہ دعاؤں کو سنتا ہے اور انہیں شرف قبول سے نوازتا ہے۔ آپ کی یہ تقریر ۱۲ منٹ تک جاری رہی اور سامعین نے جن کی تعداد دو ہزار کے قریب تھی اور جن میں شہر کے بہت سے معززین بھی شامل تھے۔ اسے بہت دلچسپی اور انہماک سے سنا۔ آپ کی اس بصیرت افروز تقریر کے بعد جلسہ کا افتتاحی اجلاس مغرب کے وقت اختتام پذیر ہوا۔

رات کو مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت صاحبزادہ صاحب موصوف نے بھی شرکت فرمائی۔

انصار اللہ
اور
چندہ سالانہ اجتماع

اجتماع بالکل قریب ہے مگر اب تک اس سلسلہ میں جو مرکز میں رقم پہونچی ہے وہ بہت تھوڑی ہے جملہ انتظامات کی سرانجام دہی کیلئے ضروری ہے کہ عہدداران مجالس اس طرف فوری توجہ فرمائیں اور زیادہ سے زیادہ رقوم مرکز میں بھجوائیں تاکہ روپیہ کی کمی کی بنا پر کسی اہتمام میں سقم رہنے کا کوئی احتمال نہ رہے۔

جزاکم اللہ
(قائمقام قائد مال)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۲ اکتوبر بوقت ۸ بجے صبح

کل دن بھر حضور کو کئی بار بے چینی کی تکلیف ہوئی اور شام کے وقت اعصابی ضعف کی شکایت بھی رہی۔ رات بفضلہ تعالیٰ نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت تضرع اور درد کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲ اکتوبر۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ تین چار روز ضعف کی تکلیف رہنے کے بعد کل شام سے طبیعت کچھ بہتر ہونی شروع ہوئی ہے۔

احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کا امتحان

اوّل، دوم، سوم آنے والوں کے لئے انعام

نظارت اصلاح و ارشاد نے فیصلہ کیا ہے کہ ۲۶ اکتوبر کو ہونے والے امتحان میں اول و دوم اور سوم آنے والے احباب کو مندرجہ ذیل انعامات دیئے جائیں گے۔

(۱) امتحان میں اول آنے والے کے لئے :- آئینہ کمالات اسلام۔ ازالہ اوہام۔ اسلامی اصول کی فلاسفی۔ ملفوظات جلد سوم و چہارم

(۲) امتحان میں دوم آنے والے کے لئے :- اسلامی اصول کی فلاسفی۔ ہمارا خدا۔ ملفوظات جلد چہارم

(۳) امتحان میں سوم آنے والے کے لئے :- در ثمین۔ ہمارا خدا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارنامے

واضح ہو کہ کتاب "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عیسائی عقائد کی تردید اور اسلامی تعلیم کی برتری نہایت دلکش انداز میں بیان فرمائی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اس میں "کسر صلیب" کا حق ادا کر دیا ہے۔ پس احباب کو یہ کتاب ازبر ہونی چاہیئے۔ اور اس کے دلائل سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۶۳ء

نبوّت اور نئی امّت

ایک سوال اور مودودی صاحب کا جواب ملاحظہ ہو:۔

"سوال

حضرت داؤد علیہ السلام کس کے نبی تھے اور کیا اس کے ماننے والے آج بھی ہیں، اور اگر ہیں تو ان کے ماننے والوں کو کس نام سے پکارا جاتا ہے۔

جواب

حضرت داؤد علیہ السلام بنی اسرائیل کے نبی تھے جس میں بے شمار انبیاء مبعوث ہوئے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی کوئی علیحدہ امت نہیں۔"

(ہفت روزہ شہاب ۹/۹/۶۳ ۲۹ ص۶)

یہ تو ہے مودودی صاحب کا اس وقت جواب جب آپ کے دل میں "احمدیوں" کے خلاف کینہ و تعصب کا سمندر موجزن نہیں ہوتا لیکن جب یہ طوفان اٹھتا ہے تو آپ اور ہی قسم کی متضاد راگنی گانے لگتے ہیں۔ یہاں آپ نے یہ بیان کر کے کہ سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام نبی اللہ کی کوئی علیحدہ امت نہیں تھی۔ یہ اصول تسلیم کیا ہے کہ کسی شخص کا "نبی" ہونا اس بات کا مستلزم نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے کوئی نئی امت ظہور پذیر ہو جاتی ہے مگر اس کے بالکل متضاد آپ نے "قادیانی مسئلہ" میں ایڑی چوٹی کا زور اس بات پر لگا دیا ہے کہ چونکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نبوت کا دعوےٰ کیا ہے اور احمدی آپ کو نبی مانتے ہیں اس لئے وہ مسلمانوں سے ایک علیحدہ امت بن گئے ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"واقعہ یہ ہے کہ قادیانیوں کا مسلمانوں سے الگ ایک امت ہونا اس پوزیشن کا ایک لازمی منطقی نتیجہ ہے جو انہوں نے خود اختیار کی ہے وہ اسباب ان کے اپنے ہی پیدا کردہ ہیں جو انہیں مسلمانوں سے کاٹ کر ایک جداگانہ ملت بنا دیتے ہیں۔

پہلی چیز جو انہیں مسلمانوں سے جدا کرتی ہے وہ ختم نبوت کی نئی تعبیر ہے جو انہوں نے مسلمانوں کی متفق علیہ تفسیر سے ہٹ کر اختیار کی۔ ساڑھے تیرہ سو سال سے تمام مسلمان بالاتفاق یہ مانتے رہے ہیں اور آج بھی یہی مانتے ہیں کہ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد اب کوئی نبی مبعوث ہونے والا نہیں ہے ختم نبوت کے متعلق قرآن مجید کی تصریح کا یہی مطلب صحابہ کرام نے سمجھا تھا اور اسی لئے انہوں نے ہر اس شخص کے خلاف جنگ کی جس نے حضور کے بعد دعوائے نبوت کیا۔ پھر یہی مطلب بعد کے ہر دور میں تمام مسلمان سمجھتے رہے جس کی بناء پر مسلمانوں نے اپنے درمیان کبھی کسی ایسے شخص کو برداشت نہیں کیا جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو لیکن قادیانی حضرات نے تاریخ میں پہلی مرتبہ "خاتم النبیین" کی یہ نرالی تفسیر کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم "نبیوں کی مہر" ہیں اور اس کا مطلب یہ بیان کیا کہ حضور کے بعد اب جو بھی نبی آئے گا اس کی نبوت آپ کی مہر تصدیق لگ کر مصدقہ ہو گی۔"

(قادیانی مسئلہ ص۱۶)

مودودی صاحب کی یہ بات بھی سراسر غلط ہے کہ احمدیوں نے ہی پہلی دفعہ خاتم النبیین کی یہ تفسیر کی ہے حالانکہ احمدیوں سے پہلے بیسیوں ائمہ اسلام یہی تفسیر کرتے رہے ہیں چنانچہ قدماء میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے لے کر شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ اور حال ہی میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی علیہ الرحمۃ بانی مدرسہ دیوبند نے یہی تفسیر کی ہے اور مولانا روم نے تو بڑی وضاحت سے اپنی مثنوی میں فرمایا ہے کہ:۔

معنیٔ ختم علیٰ افواھھم
این شناس این است رہرو راہم
تا زاہے خاتم پیغمبراں
بو کہ بر خیزد ز لب ختم گراں
ختم ہائے کانبیاء بگذاشتند
آں بدین احمدی برداشتند
قفلہائے ناکشودہ ماندہ بود
از کف انا فتحنا برکشود
او شفیع است ایں جہان و آں جہان
ایں جہاں در دین و آں جا در جناں
بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود
مثل او نے بود و نے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست
تو نہ گوئی ختم صنعت بر تو ہست
در کشادے ختمہا تو خاتمی
در جہان روح بخشاں حاتمی
ہست اشارات محمدؐ المراد
کل کشاد اندر کشاد اندر کشاد

(مثنوی مولانا روم ؒ دفتر ششم ص۸ مطبوعہ نولکشور ۱۹۱۶ء)

تاہم ہم یہاں صرف اتنا ہی دکھانا چاہتے ہیں کہ مودودی صاحب کے لینے کے باٹ اور ہیں اور دینے کے اور یعنی جب آپ احمدیوں کے خلاف ایک سراسر ناواجب اور بے بنیاد الزام لگا کر اپنے تعصب کا اظہار کرتے ہیں تو آپ فرماتے ہیں:۔

"یہ ہے وہ اصل دلیل جس کی بناء پر ہم قادیانیوں کو مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اسی دلیل کا کوئی معقول جواب کسی کے پاس نہیں ہے مگر سامنے سے مقابلہ کرنے کے بجائے چند دوسرے سوالات چھیڑے جاتے ہیں جو براہ راست نفس معاملہ سے متعلق نہیں ہیں۔"

(رسالہ قادیانی مسئلہ ص۱۶)

لیکن جب ان سے پوچھا جائے کہ حضرت داؤد علیہ السلام جو نبی اللہ تھے ان کی کونسی امت ہے تو آپ فرماتے ہیں کہ ان کی کوئی علیحدہ امت نہیں تھی۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام نبی اللہ کی بنی اسرائیل سے الگ کوئی امت نہیں تھی حالانکہ آپ مستقل نبی تھے تو پھر ایک شخص جس کا صرف یہ دعوےٰ ہو کہ میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا بلکہ میں نبی سے پہلے حتمی باپ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا امتی ہوں۔ اس لئے میں صرف امتی نبی کہلا سکتا ہوں ایسا شخص کس طرح ایک نئی امت کا بانی سمجھا جا سکتا ہے۔ فتدبروا۔

مودودی صاحب نے اپنے افترا نامہ "قادیانی مسئلہ" میں اس ضمن میں کئی ایک حوالے بھی توڑ مروڑ کر دئے ہیں۔ اگرچہ اس ایک بات سے ہی ان حوالوں کے بیجا استعمال کی قلعی کھل جاتی ہے مگر ہم یہاں بطور نمونہ صرف ایک کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں جس سے واضح ہو جائے گا کہ مودودی صاحب نے احمدیت کے خلاف لکھنے میں وہی اعتراض برائے اعتراض نہ کہ احقاق حق کا طریق اختیار ...... کیا ہے جو ستیارتھ پرکاش کے لکھنے والے نے چودھویں باب میں اسلام کے خلاف اختیار کیا ہے۔ چنانچہ مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔

"وہ صرف یہی نہیں کہتے کہ مسلمانوں سے ان کا اختلاف محض مرزا صاحب کی نبوت کے معاملے ہی میں ہے بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا خدا، ہمارا اسلام، ہمارا قرآن، ہماری نماز، ہمارا روزہ، غرض ہماری ہر چیز مسلمانوں سے الگ ہے۔ ۲۱۔ اگست ۱۹۱۷ء کے الفضل میں خلیفہ صاحب کی ایک تقریر "طلبا کو نصائح" کے عنوان سے شائع ہوئی تھی جس میں انہوں نے اپنی جماعت کے طلبہ کو خطاب کرتے ہوئے یہ بتایا تھا کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے درمیان کیا اختلاف ہے۔ اس میں وہ فرماتے ہیں:۔

"ورنہ حضرت مسیح موعود نے تو فرمایا ہے کہ ان کا (یعنی مسلمانوں کا) اسلام اور ہے اور ہمارا اور۔ ان کا خدا اور ہے اور ہمارا اور، ہمارا حج اور ہے ان کا حج اور، اسی طرح ان سے ہر بات میں اختلاف ہے۔"

۳۰۔ جولائی ۱۹۳۱ء کے الفضل میں خلیفہ صاحب کی ایک اور تقریر شائع ہوئی ہے جس میں وہ اس بحث کا ذکر کرتے ہیں جو مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی میں اس مسئلے پر چھڑ گئی تھی کہ احمدیوں کو اپنا ایک مستقل مدرسۂ دینیات قائم کرنا چاہیئے یا نہیں۔ اس وقت ایک گروہ کی رائے یہ تھی کہ نہیں کرنا چاہیئے اور ان کی دلیل یہ تھی کہ "ہم میں اور دوسرے مسلمانوں میں چند مسائل کا اختلاف ہے، ان مسائل کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حل کر دیا ہے اور ان کے دلائل بتا دئے ہیں، باقی باتیں دوسرے مدرسوں سے سیکھی جا سکتی ہیں۔" دوسرا گروہ اس کے برعکس رائے رکھتا تھا۔ اس دوران میں مرزا غلام احمد صاحب آ گئے اور انہوں نے یہ ماجرا سن کر اپنا فیصلہ دیا۔ اس فیصلے کو خلیفہ صاحب ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں:۔

"یہ غلط ہے کہ دوسرے لوگوں سے ہمارا اختلاف صرف وفات مسیح یا اور چند مسائل میں ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ کی ذات، رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم، قرآن، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، غرض آپ نے تفصیل سے بتایا کہ ایک ایک چیز میں ان سے ہمیں اختلاف ہے۔"

(قادیانی مسئلہ ص۱۱)

(باقی ص۶ پر)

موجودہ عیسائیت کا بنیادی عقیدہ — حضرت مسیح کی صلیبی موت

عقیدۂ نصاریٰ کے بطلان پر روشن و واضح دلائل

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل

مسیح کی ولادت کے بارے میں یہود نصاریٰ اور مسلمانوں کا عقیدہ

اللہ تعالیٰ کی عجیب مصلحت ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام کا واسطہ جن تین بڑی قوموں سے ہے ان میں ان کی ولادت اور وفات کے بارہ میں شدید اختلافات ہیں۔ حضرت مسیحؑ بنی اسرائیل میں پیدا ہوئے یہودی ان کی ولادت کو ناجائز قرار دیتے ہیں اور حضرت مریم صدیقہؑ پر نہایت ناپاک الزام لگاتے ہیں۔ اور حضرت مسیحؑ کو (معاذ اللہ) ولد الحرام قرار دے کر استثناء ۲۳/۲ کے مطابق روحانی بادشاہت سے محروم قرار دیتے ہیں۔ عیسائی اور مسلمان حضرت مسیح کی بن باپ ولادت کے قائل ہیں لیکن مسلمان اسے اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت کا ایک کرشمہ یقین کرتے ہیں۔ خود قرآن مجید فرماتا ہے۔

ان مثل عیسیٰ عند اللہ
کمثل آدم خلقہ من
تراب ثم قال لہ کن فیکون

کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی بن باپ ولادت کے لئے تم آدم کی مثال پر غور کرو جس طرح قادر مطلق خدا نے حضرت آدمؑ کو بغیر باپ اور بغیر ماں کے پیدا کر دیا تھا۔ اسی طرح اس نے مسیح ابن مریم کو بغیر باپ کے پیدا کر دیا ہے۔ عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا کوئی انسانی باپ نہ تھا۔ لیکن وہ خدا کے بیٹے ہیں۔ اور خود خدا ہیں۔ گویا ولادت مسیح کے متعلق یہود و نصاریٰ نے تفریط و افراط کی راہ اختیار کی۔ یہودیوں نے انہیں (معاذ اللہ) ولد الحرام ٹھہرایا۔ اور عیسائیوں نے انہیں خدا کا بیٹا بنایا۔ مگر اسلامی تعلیم یہ ہے کہ حضرت مسیح ایک مقدس اور راستباز نبی تھے۔ ان کی بن باپ پیدائش اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ایک کرشمہ تھا۔ وہ خدا یا خدا کا بیٹا نہ تھے۔ محض انسان رسول تھے۔

حضرت مسیح ابن مریم کے دعوئے نبوت و رسالت کے بعد یہودی ان سے شدید بغض رکھتے تھے۔ انہوں نے بار بار انتہائی کوشش کی کہ کسی طرح حضرت مسیحؑ کو ہلاک کریں (متی ۱۲/۱۴)

اس وقت فلسطین میں رومیوں کی ایک زبردست پُرامن حکومت موجود تھی۔ اس لئے یہودی علماء براہ راست حضرت مسیح پر ہاتھ ڈالنے سے ڈرتے تھے۔ وہ مختلف عذرات اور بہانے بنا کر انہیں رومی حکومت کے ذریعہ قتل کروانا چاہتے تھے۔ بلکہ انہیں صلیب پر مروانا یہودیوں کا اصل مقصد تھا تاکہ وہ مسیح کو نیست و نابود بھی کر سکیں۔ اور انہیں اپنے دعوئے نبوت میں کاذب اور لعنتی بھی ثابت کر سکیں۔ کیونکہ کتاب استثناء میں صاف لکھا ہے کہ جو شخص جھوٹا دعوئے نبوت کرے وہ قتل کا مستحق ہے۔ (استثناء ۱۸/۲۰) نیز لکھا ہے کہ جو شخص واجب القتل ہو۔ اس کی موت صلیب کے ذریعہ سے ہو یا اسے موت کے بعد صلیب پر لٹکایا جائے۔ تو وہ ملعون ہے الفاظ یہ ہیں :-

"وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے۔" (استثناء ۲۱/۲۳)

اس بناء پر یہودی علماء کی ساری تگ و دو یہ تھی کہ حضرت مسیح کی موت صلیب کے ذریعہ سے ہو جو صلیب دینا رومی حکومت کے قوانین کے مطابق صرف حاکم وقت کا کام تھا جس کے لئے خاص قواعد مقرر تھے۔ اسی لئے یہودیوں نے کوشش کی کہ حضرت مسیح علیہ السلام کو حکومت کا باغی قرار دیں۔ اور ملک و قوم میں حکومت کے خلاف نفرت انگیزی کرنے والا ٹھہرائیں۔ تا اس طرح حضرت مسیح کو صلیب پر مارا جا سکے یہی وجہ ہے کہ جب ظالم یہودی علماء نے حضرت مسیح علیہ السلام ایسے معصوم اور بیگناہ انسان کو پیلاطوس کی عدالت میں پیش کیا تو انہوں نے ان پر حکومت وقت سے بغاوت کا جرم عائد کیا۔ لکھا ہے کہ

"انہوں نے اس پر الزام لگانا شروع کیا کہ اسے ہم نے اپنی قوم کو بہکاتے اور قیصر کو خراج دینے سے منع کرتے اور اپنے آپ کو مسیح بادشاہ کہتے پایا۔" (لوقا ۲۳/۲)

یہودیوں کی یہ ساری شرارت صرف اس غرض سے تھی تا وہ حضرت مسیح کو صلیب پر مروا سکیں۔ اور بعد ازاں اپنے عوام کو یہ کہیں کہ چونکہ وہ جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ اس لئے صلیب پر مر کر ملعون ثابت ہوا یہودی حضرت مسیح کی تین سال کی تبلیغ کے عرصہ میں اس لئے بھی گھبرا رہے تھے کہ حضرت مسیح کو اللہ تعالیٰ نے بڑی قبولیت عطا فرمائی تھی۔ یوحنا کی انجیل میں لکھا ہے۔

"فریسیوں نے آپس میں کہا سوچو تو کہ تم سے کچھ نہیں بن پڑتا ہے دیکھو جہان اس کا پیرو ہو چلا۔" (یوحنا ۱۲/۱۹)

ان حالات میں یہودیوں نے حضرت مسیح کی صلیبی موت کے لئے ناپاک منصوبہ بنایا اور یہ دعوے کرنے لگے

انا قتلنا المسیح عیسی ابن
مریم رسول اللہ

کہ ہم نے اس مسیح ابن مریم کو جو جھوٹے طور پر مدعی رسالت تھا قتل کر دیا۔ صلیب پر مروا دیا۔ اس کا مقتول و مصلوب ہونا اس کے لعنتی ہونے کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے اس ناپاک دعوئے کے جواب میں فرمایا کہ تم خود ملعون ہو مسیح ملعون نہیں ہے۔ وہ تو مرفوع الی اللہ ہے۔ تمہارے دردو دیوار پر اور تمہاری نسل پر اس ناپاک منصوبہ کی وجہ سے لعنت برستی رہے گی۔

تاریخ اور انجیل سے اس حد تک ثابت ہے کہ یہودی پیلاطوس کے ذریعہ حضرت مسیحؑ کو صلیب تک پہنچانے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ لیکن یہ بات سراسر غلط ہے کہ حضرت مسیح پر صلیبی موت وارد ہوئی تھی۔ اس لئے یہودیوں کا مسیح کو ملعون ٹھہرانا سراسر غلط اور جھوٹ ہے۔ عیسائیوں نے یہودیوں

اُدھر جاتا ہے دیکھیں یا اِدھر پروانہ آتا ہے

ہر نوجوان کے سامنے اس فانی زندگی کے سفر میں ایک چوراہا آتا ہے جہاں ٹھہر کر اسے لازماً فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ میں کون راستہ اختیار کروں۔ دنیوی تعلیم تکمیل کے قریب ہوتی ہے اور زندگی کی ذمہ داریوں کے احساس سے کندھے ایک بوجھ محسوس کر رہے ہوتے ہیں جوانی اور نوجوانی کی لاابالیاں پختگی اور باشعور افعال میں منتقل ہو رہی ہوتی ہیں۔ اس دنیا کی حقیقت یہاں کے نشیب و فراز۔ خوشی و غمی۔ سکھ اور دکھ۔ آرام و تلخی سب جذبات ایک نیا رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔

دوسری قوموں اور دوسری جماعتوں کے سامنے ان کے بزرگ اور ان کے دوست اس مشکل وقت میں راہ نمائی کا کام دیتے ہیں۔ لیکن ایک احمدی نوجوان کتنا خوش قسمت ہے کہ اس کے لئے خدا کا ایک نبی مشعل راہ کا کام دے رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن مجید سے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ سے ہمارے سامنے ایک نمونہ رکھا ہے۔ اور ہم میں سے ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے کہ اس مشکل چوراہے میں پہنچ کر جب فیصلہ کا وقت آوے تو وہ حضور کے اس ارشاد کو مدنظر رکھے اور ہم میں سے ہر نیک ماں اور ہر نیک باپ کا فرض ہے کہ وہ جہاں اپنے بچے کی تعلیم اور صحت اور دیگر ضروریات کا خیال رکھتے ہیں وہاں ان کے نیک انجام اور اعلیٰ روحانی ترقیات کے حصول کے لئے حضور کے اس ارشاد پر عمل کرنے کی بھی تحریک کریں۔

حضور فرماتے ہیں :-

"تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تم دیکھتے ہو کہ خدا کے لئے زندگی کا وقف میں اپنی زندگی کی اصل غرض سمجھتا ہوں۔ پھر تم اپنے اندر دیکھو کہ تم میں سے کتنے ہیں جو میرے اس فعل کو اپنے لئے پسند کرتے اور خدا کے لئے زندگی وقف کرنے کو عزیز رکھتے ہیں۔" (ملفوظات جلد دوم)

کی اس تفریط کے مقابلہ پر افراط کی راہ یوں اختیار کی کہ انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ حضرت مسیح واقعی صلیب پر مارے گئے اور مصلوب ہونے کی وجہ سے وہ لعنتی بھی قرار پا گئے لیکن وہ اس لئے لعنتی ہوئے تا کہ ہمارے (عیسائیوں کے) گناہوں کا کفارہ ہو سکیں یہ افراط کی راہ عیسائیوں نے پولوس کی زیر ہدایت اختیار کی ہے۔ پولوس لکھتے ہیں :۔

"مسیح جو ہمارے لئے لعنتی بنا
اس نے ہمیں مول لے کر شریعت
شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ
لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا
گیا وہ لعنتی ہے"۔ (گلتیوں $\frac{3}{13}$)

اس کی تشریح میں لکھا ہے :۔

"جب وہ خدا کے مقررہ انتظام
اور علم سابق کے موافق پکڑوایا
گیا تو تم نے بے شرع لوگوں کے
ہاتھ سے اسے صلیب دلوا کر
مار ڈالا"۔ (اعمال $\frac{2}{23}$)

گویا عیسائی عقیدہ یہ ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر واقعی طور پر مر گئے تھے اور اسی وجہ سے وہ ملعون قرار پائے تھے لیکن وہ عیسائیوں کے زعم کے مطابق ان کے گناہوں کا کفارہ بن گئے۔

اسلام نے جس طرح حضرت مسیح کی ولادت کے بارہ میں افراط و تفریط کو چھوڑ کر معتدل عقیدہ پیش فرمایا اس طرح مسیح کی صلیبی موت کے بارے میں بھی بڑے زور اور پوری تحدی کے ساتھ دنیا میں یہ اعلان فرمایا کہ حضرت مسیح صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے اور ان کو مصلوب قرار دے کر ملعون ٹھہرانے کی یہود و نصاریٰ کی ناپاک کوشش سراسر بے بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسی طرح صلیبی موت سے بچایا جس طرح وہ دوسرے انبیاء کو شدید ابتلاؤں میں بچاتا آیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیحؑ کو انکے مقررہ وقت پر اور اپنے وعدہ انی متوفیک کے مطابق طبعی موت عطاء فرمائی۔ گویا اسلام حضرت مسیح کی صلیبی موت کا انکاری ہے اور ان کے مصلوب اور ملعون ٹھہرانے کے سخت خلاف۔ البتہ اسلام کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ اپنی طبعی موت سے وفات پا چکے ہیں اس لئے ان کے خدا کے دائیں ہاتھ بیٹھنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی ان کی دوبارہ جسمانی آمد کا نظریہ درست ہے۔ گویا اسلام مسیح کی موت کے بارہ میں بھی یہود و نصاریٰ کے زعم کی پرزور تردید کرتا ہے۔

صلیبی موت کا عقیدہ موجودہ عیسائیت کی بنیاد ہے

موجودہ عیسائیت (جسے محققین پولوس کی ایجاد کردہ عیسائیت قرار دینے میں حق بجانب ہیں) کی بنیاد حضرت مسیح کی صلیبی موت پر ہے۔ کیونکہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ نہ حضرت مسیح صلیب پر مرے اور نہ صلیبی موت کے بعد ان کے دوبارہ جی اٹھنے کا سوال پیدا ہوتا ہے تو موجودہ عیسائیت پاش پاش ہو جاتی ہے۔ خود پولوس لکھتے ہیں :۔

"اگر مسیح نہیں جی اٹھا تو ہماری
منادی بھی بے فائدہ ہے اور
تمہارا ایمان بھی بے فائدہ"۔
(۱۔ کرنتھیوں $\frac{15}{14}$)

عیسائیت کے مشہور امریکی مناد ڈاکٹر زویمر اپنی کتاب "السر العجیب فی فخر الصلیب" میں لکھتے ہیں کہ مسیح کا صلیب پر مرنا ثابت نہ ہو تو پھر ہماری ساری عیسائیت باطل اور جھوٹی ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں :۔

فاذاً ایماننا باطل
ومسیحیتنا باطلۃ
(السر العجیب صفحہ ۴)

پس صلیبی موت کا عقیدہ موجودہ عیسائیت کا وہ بنیادی ستون ہے جس کے گرنے سے عیسائیت کی ساری موجودہ عمارت دھڑام سے پیوند زمین ہو جاتی ہے لہذا صلیبی موت کے متعلق عیسائیوں سے مناظرہ ایک فیصلہ کن مناظرہ ہے اور اگر ہم یہ ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت ہو کر ملعون ثابت نہیں ہوئے بلکہ طبعی موت سے وفات پا کر مرفوع الی اللہ ہوئے ہیں تو عیسائیت کا بطلان آفتاب نصف النہار کی طرح نمایاں ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ گذشتہ سال جب عیسائیوں کے چوٹی کے مناظر پادری عبدالحق صاحب سے الوہیت مسیح پر "تحریری مناظرہ" ہوا جسے پادری صاحب نے اپنے عجز کے اعتراف کے طور پر درمیان میں ہی چھوڑ دیا اور فریقین کے صرف دو دو پرچے ہو سکے جن میں الوہیت مسیح کے بارہ میں ہماری طرف سے قریباً مکمل بحث آ چکی ہے اور یہ مناظرہ ایک کتاب کی صورت میں شائع ہوا تو ہم نے اسی وقت (یعنی اکتوبر ۱۹۶۲ء میں) پادری عبدالحق صاحب کو خصوصاً اور دیگر پادری صاحبان کو عموماً دعوت دیتے ہوئے درخواست کی تھی کہ :۔

"الحمد للہ کہ الوہیت مسیح کے
متعلق یہ مناظرہ ہو گیا ہے اب
ہم پادری عبدالحق صاحب
بلکہ ہر عیسائی پادری سے اس
تحریر کے ذریعہ مزید درخواست
کرتے ہیں کہ اگر وہ پسند کریں
تو حضرت مسیح کی صلیبی موت پر
بھی ایک باقاعدہ تحریری مناظرہ
ہو جائے جس میں فریقین کے
دلائل اور اعتراضات یکجا طور
پر جمع ہو جائیں کیا کوئی پادری
صاحب اس کے لئے تیار ہوں گے؟
ہمارا یقین ہے کہ الوہیت مسیح
پر اس تحریری مباحثہ کے قارئین
کی دلی خواہش ہو گی کہ عیسائیت
کے اس بنیادی مسئلہ پر بھی
تحریری مناظرہ ہو جائے کہ
آیا مسیح صلیب پر فوت ہو گئے
تھے؟ کیونکہ اگر یہ ثابت ہو جائے
کہ مسیح صلیب پر فوت نہیں
ہوئے تو صلیب کا عقیدہ بالکل
پاش پاش ہو جاتا ہے ہم اس
مباحثہ کے عیسائی قارئین سے
توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنے کسی
پادری صاحب کو بالخصوص پادری
عبدالحق صاحب کو اس پر آمادہ
کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔

اس اعلان پر جب نو ماہ
ہونے لگے تو ہم نے پھر عیسائی
صاحبان کے سامنے یہ مخلصانہ
دعوت دہرائی اور عیسائی جرائد
سے بھی درخواست کی کہ

" وہ اس اعلان کو شائع
فرما کر کسی پادری صاحب کو
اس پر آمادہ کرنے کی
کوشش فرمائیں"۔
(الفرقان جون ۱۹۶۳ء صفحہ ۳)

ہمارے اس اعلان پر عیسائی جرائد کو تو جرأت نہ ہوئی کہ وہ اسے شائع کریں البتہ فیروز والہ ضلع گوجرانوالہ کے ایک پادری صاحب یعنی پادری الیاس ایس مل صاحب نے خط لکھا کہ وہ اس موضوع پر تحریری مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔ ہم نے اسے غنیمت جانتے ہوئے ان سے خواہش کی کہ وہ اپنی اس منظوری کو کسی عیسائی رسالہ میں شائع کرائیں۔ ان کا جواب آیا کہ انہوں نے رسالہ مسیحی خادم گوجرانوالہ کو اپنی چٹھی کی نقل بھجوائی ہے لیکن یہ یقینی نہیں کہ وہ اسے شائع کر دے گا۔ ہم نے ۱۵ اگست ۱۹۶۳ء تک اس امر کا انتظار کیا کہ کوئی اور پادری بھی اس میدان میں آئے نیز یہ کہ پادری الیاس صاحب کا اعلان مسیحی جرائد میں شائع ہو جائے مگر ابھی تک کوئی بھی صورت پیدا نہیں ہوئی لیکن صداقت بہر حال صداقت ہے۔ اس کا اظہار ہر حال میں ہونا ضروری ہے خواہ پادری عبدالحق صاحب ہوں یا پادری الیاس صاحب۔ صداقت اپنے دلائل سے پہچانی جاتی ہے اور سچائی میں خود ایک طاقت ہوتی ہے نیز چونکہ یہ تحریری مناظرہ ہے جسے بعد میں شائع کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اس لئے پبلک کو پورا موقع ملے گا۔ کہ وہ فریقین کے دلائل کا موازنہ کر سکیں۔ اور اگر اور کسی پادری صاحب کا یہ زعم ہو کہ وہ پادری الیاس صاحب سے بہتر رنگ میں جواب دے سکتا ہے تو ہم ابھی سے اعلان کرتے ہیں کہ وہ بھی پادری الیاس صاحب کے ساتھ مل جائے کیونکہ مذہب کے معاملہ میں ہار جیت کا کوئی سوال نہیں ہوتا۔

اب ہم اللہ تعالیٰ کے نام سے اور اسی کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ اپنے اس دعویٰ کو ثابت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح کی موت طبعی طور پر ہوئی ہے۔ ان کی صلیبی موت کا دعویٰ سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ صلیبی موت کے دعویٰ کے ابطال کے لئے ہم ذیل میں دس (۱۰) دلائل پیش کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ عیسائی صاحبان اس بات پر بہت مصر ہوتے ہیں کہ وہ صرف "کتاب مقدس" یعنی بائیبل پر ایمان رکھتے ہیں اور ان پر صرف اسی کے بیانات حجت ہیں۔ وہ کسی اور الہامی کتاب کے قائل نہیں۔ نیز ان پر عقلی دلائل بھی مؤثر ثابت نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ہم اس قطعی یقین کے باوجود کہ بائیبل میں بہت سے محرف و مبدل باتیں شامل ہیں۔ اپنے مدمقابل پادری صاحب اور دیگر عیسائی صاحبان پر اتمام حجت کے لئے بنیادی طور پر بائیبل سے ماخوذ دلائل ہی پیش کریں گے۔ البتہ انکی تائید میں عقلی دلائل کا ذکر ہو سکتا ہے۔

(باقی)

مراسلات

(۱)

"روک دیجئے"

برادرم مکرم جناب تنویرؔ صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آج کے الفضل میں "روک دیجئے" کے عنوان سے جو آپ کی ایک چھوٹی سی لیکن بڑی خوبصورت نظم چھپی ہے اس کے لئے ہدیہ تبریک قبول فرمایئے۔ بہت بہت شکریہ جزاکم اللہ بذا فی الدین خیرا۔ کبھی کبھی اپنا کلام بلاغت نظام ضرور شائع کرتا رہا کیجئے اس سے دلوں کا زنگ دور ہوتا ہے اور روح کو بالیدگی ملتی ہے۔

رات میں آپ کے ان شعروں کو دیر تک گنگناتا رہا ؎

پڑھتے ہیں کیوں نماز انہیں روک دیجئے

یہ مصرع میرے دل میں محبوب کے تیر نگاہ کی طرح پیوست ہو کر رہ گیا۔ غالب کیا خوب شعر کہہ گیا ہے ؎

کوئی مرے دل سے پوچھے تیرے تیر نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

مجھے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے تیس سال کا عرصہ گذر گیا۔ اس وقت میں جوان تھا اب بوڑھا ہو گیا۔ اس عرصے میں میں نے عجیب وغریب حالات و واقعات دیکھے کئی لال بھبوکے آئے اور چلے گئے لیکن خدا کا قافلہ رواں دواں بدستور چلا جا رہا ہے۔

میں اکثر سوچا کرتا ہوں کہ آخر یہ احمدی لوگ جب بقول .... مسلمان ہی نہیں تو اس قدر نمازیں کیوں پڑھتے ہیں۔ اسلام کی سربلندی کے لئے تن من دھن کیوں قربان کر رہے ہیں۔ حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رات دن اس کثرت سے درود کیوں بھیجتے ہیں۔ آنحضورؐ کا جھنڈا ہاتھوں میں لے کر دنیا کے گوشے گوشے میں کیوں پھیل گئے ان کو چاہئے تھا کہ پہلے ...... کے ایڈیٹر سے اپنے مسلمان ہونے کا سرٹیفکیٹ تو لے لیتے

اللہ اللہ! بقول شاعر ؎

ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیسے

بہرحال آپ کے ان شعروں نے مجھے آج رات دو بجے ہی جگا دیا۔ آنکھ کھلتے ہی آپ کا مصرع ورد زبان تھا ؎

پڑھتے ہیں کیوں نماز انہیں روک دیجئے

دل نے کہا کہ یہ ... اور یہ ... ہیں کس باغ کی مولی ایک ... نہیں دس لاکھ ا ....، مل کر بھی ہمیں نماز پڑھنے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے نہیں روک سکتے۔ میں اٹھ بیٹھا دیر تک تہجد پڑھتا رہا اور پھر بیٹھ کر جو اللھم صلے علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمد کا ورد شروع کیا تو فجر کی اذان تک کرتا رہا۔ فجزاکم اللہ ھذا فی الدارین خیرا۔

کوئی ہے جو جا کر اس بزعم خود غلط بظاہر مولانا بباطن ...... سے پوچھے کہ آخر کس جرم کی پاداش میں ہمیں غیر مسلم سمجھتے ہیں۔ صرف اس لئے نا کہ ہم بفضل خدائے عزوجل نمازیں بہت پڑھتے ہیں۔ رسول پاک پر درود بہت بھیجتے ہیں۔ تبلیغ اسلام چاردانگ عالم میں کر رہے ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عاشق زار ہیں اور آپ پر اور آپ کے لائے ہوئے دین پر اپنا سب کچھ قربان کر دینے کو اپنے لئے باعث فلاح دارین وموجب سعادت کونین جانتے ہیں۔ پھر نا معلوم یہ ...... اور یہ ...... ہمیں کیوں کہتا ہے کہ یہ ؎

پڑھتے ہیں کیوں نماز انہیں روک دیجئے

(ایک احمدی)

(۲)

مکرمی جناب تنویر صاحب السلام علیکم

آپ کی غزل "پڑھتے ہیں کیوں نماز انہیں روک دیجئے" ایک دوست کی معرفت پڑھی جس نے مجھے نیم احمدی بنا دیا ہے واقعی اس غزل میں وہی سوز ہے وہی حقیقت ہے جو سچے عاشقوں اور صدیقوں میں پایا جاتا ہے۔ واقعی آپ سچے محب رسول ہیں۔ آپ کی غزل بالا نے مجھے ساری رات نیند نہ آنے دی کہ یا اللہ یہ لوگ گھر سے چندہ دیتے ہیں۔ زندگیاں اسلام کے لئے وقف کرتے ہیں۔ حالانکہ دنیاوی طور پر یہ لوگ بہت دنیا کما سکتے ہیں۔ چوہدری محمد ظفر اللہ جیسے ماہر سیاست کی ساری زندگی اسلام اسلام کرتے گذر رہی ہے۔ یو۔ این۔ او میں بھی اسلام کا نعرہ حق بلند کیا ہے مگر اس کے باوجود ہمارے فلاں ٹھیکیدار اسلام آپ جیسے سچے عاشقان رسول کو گالیاں دینے سے باز نہیں آتے۔ اچھا اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کو ابدی خوشی اور جنت نصیب کرے گا۔ آمین

میرا خیال ہے کہ روک دیجئے والی غزل کو ہزاروں کی تعداد میں چھپوا کر تقسیم کی جائے تا کہ عوام کو پتہ لگ جائے

ایک غیر از جماعت

دوست

(۳)

من چہ گوئیم وطنبورۂ من چہ سرائید

مودودی صاحب اپنے کتابچہ ختم نبوت میں یہ نظریہ پیش کرتے ہیں کہ آنے والے حضرت مسیحؑ کا تجدید دین کے ساتھ کچھ تعلق نہ ہو گا اور نہ ہی وہ نبی ہوں گے جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:۔

"عیسیٰؑ کا یہ دوبارہ نزول نبی کی حیثیت سے نہیں ہو گا۔ اور نہ ان پر وحی نازل ہو گی .... نہ ان کو تجدید دین کے لئے دنیا میں لایا جائے گا"۔ (ختم نبوت ص۵۵) لیکن اسلامی جماعت کے مشہور لٹریچر ماہر القادری رسالہ فاران کراچی کے ایڈیٹر اس کے برخلاف لکھتے ہیں وہ لکھتے ہیں:۔ "حضرت عیسےٰ دوسرے لفظ کے امتیوں کی طرح پیدا ابھی نہیں ہوں گے ہاں! آپ اسلام کے ایک مجدد کی حیثیت سے دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے ..... اس لئے قرآن کریم کے اس محکم وناطق فیصلہ اور تاریخی واقعہ کا تقاضا یہ ہے کہ حضرت عیسےٰؑ جماعت محمدیہ کی اصلاح وتجدید کے لئے دنیا میں تشریف لائیں گے ان کو اس حدیث کے تحت رسول اللہ کا ابن تمثالی اور حضور کو حضرت عیسیٰ کا والد روحانی کہا جائے" (فاران کراچی ستمبر ۶۳ء ص۲۵) معلوم نہیں مودودی صاحب اور ماہر القادری صاحب دونوں میں سے کون سچا ہے؟۔

(خاکسار عزیز الرحمٰن منگلا مربی سلسلہ احمدیہ)

دورہ انسپکٹر وقف جدید

مکرم سید محمد محسن شاہ صاحب انسپکٹر مال ضلع شیخوپورہ کی جماعتوں کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ ان سے پورا پورا تعاون فرماویں اور حسب وعدہ چندے وصول کروانے میں مدد دیں۔

جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

(ناظم مال وقف جدید)

درخواست دعا

بندہ کے والد مرزا عطاء اللہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام عرصہ تین چار ماہ سے علیل ہیں۔ پیشاب کی مسلسل تکلیف کی وجہ سے بلیڈر میں پتھری کا اپریشن ہوا ہے ابھی دوسرا اپریشن ہونا باقی ہے کمزوری بہت ہے بزرگان سلسلہ واحباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (مرزا عزیز احمد لاہور)

۲۔ مجھے کئی ایک پریشانیاں لاحق ہیں احباب میری ان پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں میری اہلیہ بھی بعض عوارض میں مبتلا ہیں ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(محمد شفیع سلیم پوری واہ کینٹ)

۳۔ بندہ چند پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ حفیظ الرحمٰن کراچی)

لیڈر

صـ ۲ سے آگے

اسکو کہتے ہیں مارو گھٹنا اور پھوٹے آنکھ۔ یہ تمام باتیں مودودی صاحب کے اسی کینہ اور تعصب کی وجہ سے ہیں جو ان کو "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" سے ہے ورنہ وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ علامہ اقبال مرحوم نے جو یہ فرمایا ہے کہ

کرگس کا جہاں اور ہے شاہیں کا جہاں اور

اس کا کیا مطلب ہے جہان تو ایک ہی ہے مگر کرگس اور شاہین کے تقاضا فطرت میں اختلاف ہے کرگس کو اس جہان میں مردے زمین پر پڑے ہوئے نظر آتے ہیں مگر شاہین پرواز کو پسند کرتا ہے۔ یہ اتنی موٹی بات ہے جس کو مودودی صاحب نے جماعت احمدیہ کی دشمنی کی وجہ سے غلط طور پر پیش کیا ہے تا کہ اس کے خلاف مسلمانوں کو اشتعال دلایا جائے حالانکہ آپ اس سے بھی زیادہ سخت اسلوب بیان اپنی مسلمانوں سے علیحدہ جماعت کے جواز میں فرما چکے ہیں ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیے:۔

"بھلا ایسے ذہنیت کا اسلام کا دامن نسلی مسلمانوں کے دامن سے بندھا ہوا نہ ہو گا کہ یہ اٹھیں تو وہ بھی اٹھے اور یہ نہ اٹھیں تو وہ بھی نہ اٹھے اسلام ان کے باپ دادا کی جائداد نہیں ہے یہ اس کے لئے جینے اور اسی کے لئے مرنے پر تیار رہیں تو ہم خوش اور ہمارا خدا خوش۔ ورنہ جس جہنم میں ان کا جی چاہے جا کر گر جائیں ہم اللہ کا کلمہ دوسرے انسانوں کے پاس لے جائیں گے۔

یہ جو کچھ کہہ رہا ہوں بعینہٖ یہی طرز عمل انبیاء ورسل کا تھا اور اسی کو نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار کیا قرآن میں جن کو اہل کتاب کہا گیا ہے وہ آخر "نسلی مسلمان" ہی تو تھے۔ خدا اور ملائکہ اور نبی اور کتاب اور آخرت سب کو مانتے تھے اور عبادات اور احکام کی رسمی پیروی بھی کرتے تھے البتہ اسلام کی اصلی روح، یعنی بندگی و اطاعت کو اللہ کے لئے خالص کر دینا اور دین میں شرک نہ کرنا۔ یہ چیز ان میں سے نکل گئی تھی۔ اب دیکھئے کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس "نسلی مسلمان قوم" کے احیاء پر اپنی کوششوں کو مرکوز فرمایا تھا؟ نہیں"

(سیاسی کشمکش نمبر ۳ ص ۱۲۲، ۱۲۳ ششم ایڈیشن مکتبہ جماعت اسلامی اچھرہ لاہور)

آخر میں ہم سوا اس کے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ مودودی صاحب کو ہدایت دے اور وہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے سے آئندہ کے لئے توبہ کریں اور جماعت احمدیہ کے خلاف اپنے افترا نامہ کی اشاعت بند کر دیں۔

لجنہ اماء اللہ لائلپور کی کامیاب تربیتی کلاس

حضرت ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کی تشریف آوری

مورخہ ۱۸ تا ۲۵ اگست کو لجنہ اماء اللہ لائلپور کی پہلی تربیتی کلاس منعقد ہوئی جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہی۔ اس کلاس کی بڑی خصوصیت اور برکت یہ تھی کہ مرکز سے خود حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بھی بنفس نفیس تشریف لاکر آخری دن اس میں شرکت فرمائی اور بہت ایمان افروز خطاب سے نوازا اور قیمتی نصائح فرمائیں۔ مرکز سے محترمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ اور محترمہ امۃ الہادی صاحبہ ایم اے بھی تشریف لائیں۔ اول الذکر نے اختلافی مسائل پر لیکچر دیئے اور نوٹس لکھائے اور مؤخر الذکر نے تاریخ احمدیت سے روشناس کرانے کے علاوہ رسالہ سراج الدین عیسائیوں کے چار سوالوں کا جواب کے امتحان کی تیاری بھی کرائی۔ محترمہ مسز قریشی صاحبہ نے پہلا نصف پارہ معہ ترجمہ اور تفسیر پڑھایا۔ محترمہ امۃ الحمید صاحبہ ایم اے نے پردہ پر لیکچر دیا۔ مسز مشتاق احمد صاحب ہاشمی نے خواتین اسلام کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ ان کے علاوہ مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ لائلپور مولوی محمد اسماعیل صاحب دیالگڑھی مربی سلسلہ۔ گیانی واحد حسین صاحب مربی سلسلہ۔ راجہ نعیم احمد صاحب قائد ضلع۔ شیخ عبداللطیف صاحب قائد لائلپور نے بھی مختلف موضوعات پر تقادیر فرمائیں۔

آخری دن ۲۵ اگست کو طالبات کا امتحان لیا گیا۔ اسی دن شام کو تین بجے اختتامی اجلاس حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد محترمہ ذکیہ ثمروت صاحبہ سیکرٹری تعلیم لجنہ لائلپور نے تربیتی کلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ جس کے بعد حضرت صدر صاحبہ نے خطاب فرمایا۔ جس میں آپ نے بڑے مؤثر انداز میں قرآن مجید اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت قلوب میں پیدا کرنے اور دین کی خاطر قربانیاں کرنے اور اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔ تقریر کے بعد آپ نے انعامات و اسناد تقسیم فرمائیں اور جلسہ میں آنے والی احمدی و غیر احمدی مستورات کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔

اعلان برائے امیدواران انسپکٹر وصایا

مندرجہ ذیل احباب جنہوں نے انسپکٹر وصایا کی آسامی پر کام کرنے کے لئے نظارت دیوان کو درخواستیں بھجوائی ہوئی ہیں ۱۰؍ اکتوبر بروز جمعرات آٹھ بجے صبح دفتر نظارت دیوان میں انٹرویو کے لئے تشریف لے آئیں۔ تا کہ اس کے بعد فیصلہ کیا جا سکے۔ آمد و رفت کے اخراجات خود امیدوار برداشت کریں گے۔

(۱) حکیم محمد افضل صاحب فاروقی اوچ شریف ضلع بہاولپور
(۲) چوہدری رشید احمد صاحب مکان نمبر ۱/۱۲ دارالصدر غربی الف ربوہ
(۳) عبدالستار صاحب دہلوی کارکن دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ
(۴) رحیم بخش صاحب محمود سیکرٹری مال شہر سلطان ضلع مظفرگڑھ
(۵) سید مبارک احمد سرور صاحب دارالصدر شرقی ربوہ
(۶) میاں محمد یعقوب صاحب دارالنصر شرقی ربوہ
(۷) ملک محمد عاشق صاحب سیکرٹری مال کھیتی شہر نیور ضلع شیخوپورہ
(۸) جمعدار سراج دین صاحب پنشنر دارالیمن ربوہ
(۹) سید محمد احمد صاحب ساکن چک ۳۲۲ ج ب دھنی دیو ضلع لائلپور

(ناظر دیوان۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

کوئٹہ میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی یاد میں جلسہ

مورخہ ۱۳ / ۹ / ۶۳ بروز جمعہ بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ کوئٹہ کے زیر اہتمام حضرت صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی یاد میں زیر صدارت محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مختلف احباب نے حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ سیرۃ کے چیدہ چیدہ واقعات جو ان کی ذات سے متعلق تھے بیان فرمائے جلسہ کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ سب سے پہلے مکرم حاجی فیض الحق صاحب نے اپنے قلبی تاثرات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ دل باور نہیں کرتا کہ ایسی مشفق اور ہمدرد ہستی فی الواقعی دنیا سے رخصت ہو گئی ہے۔ آپ کے بعد مکرم چوہدری محمد عمر صاحب مربی جماعت احمدیہ کوئٹہ نے حضرت میاں صاحب کے بلند اخلاق اور اعلیٰ کردار کے چند سبق آموز چشم دید واقعات بیان کرتے ہوئے ثابت فرمایا کہ حضرت میاں صاحب ایک حقیقی مادر مہربان کی طرح بنی نوع انسان سے محبت اور ہمدردی کرتے تھے۔ آپ کے بعد مکرم جناب میاں بشیر احمد صاحب ایم اے نے اپنے تاثرات کو متعدد واقعات کی روشنی میں ظاہر کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت صاحبزادہ رضی اللہ عنہ حقیقتاً چاند تھے۔ آپ میں چاند سی طلعت اور روشنی تھی اور آپ کا وجود چاند کی طرح روحانی اندھیروں اور راہ سے بھٹکے ہوئے انسانوں کے لئے ضیاء پاشی کرتا تھا۔ آپ کے بعد محترم جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے جلسہ کی غرض و غایت کی وضاحت بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ یہ جلسہ کسی رسم کو ادا کرنے کی غرض سے نہیں بلکہ حقیقتاً ایک مقدس اور بیش بہا قیمتی اور بے انتہا نافع انفاس وجود کی یاد کو دلوں میں تازہ کرنے اور اپنی زندگی کو ان کے چھوڑے ہوئے پاکیزہ نقوش کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے منعقد کیا گیا ہے۔ آپ نے حضرت صاحبزادہ صاحب رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کے مختلف پہلوؤں پر مؤثر انداز میں روشنی ڈالی اور ایسے منفرد واقعات بیان فرمائے کہ سامعین پر ایک وجد کی حالت طاری ہو گئی۔ آپ نے فرمایا کہ جس وقت میں جماعت احمدیہ کوئٹہ کی خدمت کے لئے بطور امیر مامور ہوا تو میں نے حضرت موصوف رضی اللہ عنہ کو برائے دعا ایک عریضہ ارسال کیا۔ جس کے جواب میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے تحریر فرمایا "عزیزم من۔ جس طرح مرغی اپنے پروں کے نیچے اپنے چوزوں کو جمع کرتی ہے اسی طرح تمہیں چاہیئے کہ جماعت کے افراد کو اپنی شفقت اور ہمدردی کے پروں کے نیچے جمع کرو۔" اس واقعہ سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آپ کو افراد جماعت کا کس قدر خیال اور فکر لاحق رہتا تھا۔ بالآخر آپ نے فرمایا اگر یہ حقیقت ہے کہ ہمیں حضرت صاحبزادہ رضی اللہ عنہ سے واقعی محبت و عقیدت ہے۔ تو اس کا ثبوت اسی رنگ میں دیا جا سکتا ہے کہ ہم ابھی سے عہد کر لیں کہ اپنے اندر ایسی نیک تبدیلی پیدا کریں۔ جس تبدیلی کو دیکھ کر حضرت ممدوح کی روح خوش ہو۔ ورنہ محض زبانی قیل و قال لاحاصل۔ بے سود اور تضیع اوقات ہے۔ اس کے بعد دعا ہوئی۔ اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ کوئٹہ)

مجالس انصار اللہ ضلع گجرات

کا پہلا سالانہ تربیتی اجلاس

مجالس انصار اللہ ضلع گجرات کا پہلا سالانہ تربیتی اجتماع مسجد احمدیہ گجرات میں ۱۱ اور ۱۲؍ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب اور محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کی شرکت متوقع ہے۔ اراکین مجالس انصار اللہ جوق در جوق اس مبارک اجتماع میں تشریف لاکر عنداللہ ماجور ہوں۔

(ڈاکٹر اعظم علی خان۔ ناظم مجالس انصار اللہ۔ ضلع گجرات)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا منظوری سے قبل شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں کسی کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر مع ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے گئے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری کے بعد دیئے جائیں گے (۳) وصیت کی منظوری تک وصیت کنندہ اگر چاہے تو اس عرصہ میں چندہ عام ادا کرتا رہے مگر بہتر یہی ہے کہ وہ حصہ آمد ادا کرے کیونکہ وہ وصیت کی نیت کر چکا ہے۔ وصیت کنندگان سکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کر لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۷۱۴۷: میں حبیبہ بیگم زوجہ بشیر احمد قریشی قوم شیخ صدیقی پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ ۷/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت یہ ہے میرا حق مہر مبلغ ۱۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند ہے میرے زیور کی تفصیل حسب ذیل ہے ٹکنٹے ۱/۲ ۱ تولہ انگوٹھی ۱/۲ تولہ کل وزن ۲ تولہ قیمتی ۲۲۸/- روپے ہے اس کے علاوہ میری کوئی اور جائداد نہیں ہے میں اپنے زیور اور حق مہر کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں اگر کسی وقت کوئی اور ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر میں کوئی رقم یا کوئی جائداد اپنی زندگی میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ حبیبہ بیگم حال ربوہ گواہ شد بشیر احمد قریشی خاوند موصیہ۔ گواہ شد حبیب اللہ خان ایم ایس سی لیکچرار ٹی آئی کالج ربوہ (والد موصیہ)

مسل نمبر ۱۷۱۴۴: میں خدیجہ بیگم زوجہ محمد خواص خان صاحب قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پشاور صدر۔ ڈاک خانہ پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ۷/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) نقد مبلغ ۳۵۰۰/- روپے جو میرے ذاتی آبائی مکان فروخت کرنے سے مجھے حاصل ہوئی ہے (۲) نقد مبلغ ۵۰۰/- روپے رقم مہر جو مجھ کو ادا ہو گیا ہے میزان ۴۰۰۰/- روپے ہے اس کے علاوہ میرے پاس مندرجہ ذیل زیورات ہیں (۱) کڑے طلائی ۹ ماشے ۹ تولے قیمتی مبلغ ۲۲۳۷/۲۴ روپے ہے (۲) تین انگوٹھیاں طلائی بوزن ۱ تولہ ۵ ماشے قیمتی ۱۷۹/۶۰ روپے ہے (۳) ایک جوڑا طلائی کانٹے بوزن ۳ ماشے چھ رتی ۴۴/۲۶ روپے ہے کل قیمت ۲۴۶۱/۵۴ روپے نقد رقم وصیت زیورات کی کل رقم ۶۴۶۱/- روپے میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں (اس رقم کے حصہ وصیت مبلغ ۶۴۵ روپے کی فوری طور پر بعد منظوری وصیت نقد ادا کر دوں گی) اس کے علاوہ میرے خاوند محمد خواص خان صاحب کے ذمہ مبلغ ۱۴۰۰/- روپے واجب الادا ہیں یہ رقم انہوں نے میری مملوکہ زمین فروخت کر کے حاصل کی ہے اس رقم کا حصہ وصیت ان سے رقم ملنے پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر دوں گی اس کے علاوہ میری کوئی مملوکہ جائداد نہیں اس کے علاوہ مجھے ماہوار گھر کے اخراجات کے لئے میرے خاوند اور لڑکوں کی طرف سے ۱۸۰/- روپے ماہوار ملتے ہیں میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اور ماہوار اپنا حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اس کے علاوہ اور کوئی رقم یا جائداد پیدا کروں گی تو اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میری وفات پر جتنی رقم یا جائداد ثابت ہو اور اس کا حصہ وصیت میں نے ادا نہ کیا ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ خدیجہ بیگم گواہ شد مولا بخش موصی ۹۱۰۹ گواہ شد شمس الدین امیر جماعت پشاور وصیت نمبر ۲۷۹۵۔

مسل نمبر ۱۷۱۳۹: میں سلیمہ بیگم زوجہ عبد الغنی صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ ۷/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے حق مہر مبلغ ۴۰۰/- روپے جو کہ بذمہ خاوند ہے زیورات ایک جوڑی کانٹے وزنی ۱/۴ ۱ تولہ قیمت ۱۴۰/- روپے کلپ ایک جوڑی قیمت مبلغ ۴۰/- روپے چوڑیاں مبلغ ۱۹/- روپے میزان ۵۹۹/- روپے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کر دوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اس جائداد کے علاوہ میرا کوئی ذریعہ آمد نہیں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ سلیمہ بیگم۔ گواہ شد عبد الغنی دکاندار محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ۔ گواہ شد عبد المجید دکاندار دار الرحمت وسطی ربوہ۔

مسل نمبر ۱۷۱۳۷: میں خیر النساء زوجہ چوہدری عبد الوہاب خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن رام نگر چوبرجی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۴/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں، میری جائداد حسب ذیل ہے۔ گلوبند طلائی ۱/۲ ۳ تولہ

کانٹے طلائی ۲ تولہ قیمت ۲۷۰/- روپے ایک
ٹکا طلائی ۹ ماشہ قیمت ۱۰۱/۲۵ روپے
انگوٹھی طلائی ۳ ماشہ قیمت ۳۳/۷۵ روپے
گھڑی چوڑی طلائی ۲ تولہ قیمت ۲۷۰/- روپے
بالیاں طلائی ۶ ماشہ قیمت ۶۷/۵۰ روپے
کلپ طلائی ۶ ماشہ قیمت ۶۷/۵۰ روپے
پٹڑیاں نقرئی ۵۰ تولہ قیمت ۵۰/- روپے

کل میزان	۱۳۳۲ — ۵۰
ایک مشین سلائی	۲۰۰ — ..
مہر بذمہ خاوند	۱۰۰۰ — ..
کل میزان	۲۵۳۲ — ۵۰

میں مبلغ ۲۵۳۲/۵۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں علاوہ ازیں میری وفات کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی اس وقت میری کوئی آمد نہیں ہے اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور اس کی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ الامۃ خیر النساء۔ گواہ شد عبد الجلیل خان ولد چوہدری عبد الحی خان رام نگر چوبرجی لاہور۔ گواہ شد غلام قادر ولد خیر دخان رام نگر چوبرجی لاہور۔

مسل نمبر ۱۷۱۳۶: میں مبارکہ صدیقہ زوجہ جمال الدین صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۲۸ سال پیدائشی احمدی بازار تلواڑی مکان نمبر ۵/۱ (لو۔ چھ) راول پنڈی۔ میں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۴/۶۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد اس وقت میرا حق مہر مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ہے جو تا حال میرے خاوند کے ذمہ ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے علاوہ ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں میرے مرنے کے بعد اگر کوئی میرا ترکہ ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اگر کسی وقت کوئی ذریعہ آمد پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ زیور میں نے خرچ کر لیا ہے میری اس وقت کوئی آمد نہیں اگر کوئی جائداد اس کے بعد اور پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ مبارکہ صدیقہ گواہ شد۔ خواجہ غلام نبی صاحب گلکار موہن پورہ گلی نمبر ۲ راول پنڈی۔ گواہ شد بشیر احمد کھچی صدر حلقہ احمدیہ گرشل کالج راول پنڈی۔

نمائندہ "الفضل" سے خاص تعاون کرنے والے احباب

اخبار "الفضل" سلسلہ احمدیہ کا ترجمان ہے اس میں نہایت قیمتی مضامین چھپتے ہیں جن کے مطالعہ سے احباب جماعت کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے الفضل کی افادیت کے پیش نظر جہاں ان دنوں نمائندہ الفضل مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی کے ذریعہ بہت سے احباب نے اپنے الفضل جاری کرا لیے وہاں اکثر احباب نے دیگر غیر از جماعت احباب کے نام خطبہ نمبر بھی جاری کروایا ہے ایسے توسیع اشاعت الفضل میں حصہ لینے والے احباب کے اسماء گرامی تو ہم بعد میں شائع کریں گے سر دست ان احباب کے نام ہدیہ قارئین کئے جاتے ہیں، جنہوں نے خاص طور پر نمائندہ الفضل سے توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں تعاون فرمایا ہے (نوٹ) اس سے قبل الفضل کی تین اشاعتوں میں بعض احباب کے نام شائع کئے جا چکے ہیں مزید نام درج ذیل ہیں۔

- مکرم مقصود احمد خان صاحب امیر جماعت احمدیہ کنری ضلع تھرپارکر
- " سید سعید احمد شاہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ " "
- " ماسٹر فضل کریم صاحب " "
- " میاں محمد اقبال صاحب اکبر " "
- " ایم غلام رسول صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نبی سر روڈ
- " چوہدری غلام احمد صاحب منیجر کریم نگر فارم
- " بابو عنایت اللہ صاحب اکاؤنٹنٹ کریم نگر فارم
- " محمد حسین صاحب محمد آباد سٹیٹ
- " چوہدری صلاح الدین صاحب بی ایس سی منیجر لطیف نگر فارم
- " کرنل ضیاء الحسن صاحب حیدر آباد و سابق منیجر
- " چوہدری فیض احمد صاحب ظفر "
- " ماسٹر رحمت اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ حیدر آباد

(باقی)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۲۔ اکتوبر۔ صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے یقین ظاہر کیا ہے کہ چین اور بھارت کے مابین جنگ نہیں ہوگی بھارت کا مقصد محض چھوٹے ملکوں پر قبضہ جمانا ہے چنانچہ اس نے پاکستان سے چھیڑ چھاڑ شروع کر رکھی ہے وہ پاکستان کی دشواریوں میں اضافہ کرنا چاہتا ہے آپ نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان اپنی بقا و سلامتی کے تحفظ کے لئے ہر ممکن کارروائی کرے گا آپ نے روز افزوں بیرونی خطرہ اور اہم ملکی مسائل کے پیش نظر قومی بقا کی خاطر اتحاد و تعمیری کام کی اہمیت پر زور دیا اور مخالف گروپوں سے اپیل کی کہ وہ حکومت کے ہاتھ مضبوط کریں۔

صدر محمد ایوب خاں کل رات ریڈیو پاکستان کے قومی پروگرام میں عوام سے خطاب کر رہے تھے۔ صدر مملکت ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو حکومت کے فیصلوں کی وضاحت کرنا چاہتے ہیں۔ کل ان کی نشری تقاریر کے سلسلہ کی پہلی تقریر تھی آپ نے زیادہ تر بڑے بڑے مسائل کا ذکر کیا اور وعدہ کیا کہ بعد کی نشری تقاریر میں اہم تفاصیل کی وضاحت کریں گے صدر ایوب نے اپنی تقریر میں اس خطرے کی تفصیل کے ساتھ وضاحت کی جو بھارت کی اسلحہ بندی سے پاکستان کو لاحق ہو گیا ہے آپ نے عوام سے اپیل کی کہ اس خطرے کا احساس کریں اور قومی بقا کی خاطر متحد ہو جائیں آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ حکومت پر اعتماد کریں۔ احزاب مخالف سے التماس کی کہ "وہ صورت حال کا احساس کریں اور حکومت کو کمزور بنانے کی بجائے اس کے ہاتھ مضبوط کریں" قومی اخبارات سے درخواست کی کہ وہ اپنی روش پر نظرثانی کریں اور قومی مسائل کے بارے میں زیادہ معقول رویہ اختیار کریں۔

• کراچی ۲؍ اکتوبر۔ کل پاکستان نے ہنگری اور چیکوسلواکیہ سے مال کے مال کے اصول پر دو الگ الگ معاہدے کئے ان معاہدوں کے مطابق پاکستان ہنگری کو چھ لاکھ ستر ہزار روپے کی خام پٹ سن اور چیکوسلواکیہ کو پندرہ ٹن خام گرم ... ہنگری اس کے معاوضے میں بجلی کے میٹر اور چیکوسلواکیہ سکوڈا قسم کی کاریں دے گا۔

• ادیس ابابا ۲؍ اکتوبر۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو وزیر خارجہ پاکستان ادیس ابابا پہنچ گئے جہاں آپ دو دن تک قیام کریں گے وہ مسٹر لسٹر پیئرسن وزیراعظم اور مسٹر ڈرری وزیر صنعت سے بات چیت کریں گے۔

• ۔ نیکاسیا ۲؍ اکتوبر کل دولت مشترکہ کا ... نائیجیریا دولت مشترکہ کے اندر جمہوریہ بن گیا جمہوریہ بننے کا اعلان اکیس توپوں کی سلامی کے ساتھ کیا گیا اس خوشی میں سارے ملک میں سہ روزہ جشن منایا جا رہا ہے گورنر جنرل بن جامین ازیکیوی نے ملک کے پہلے صدر کی حیثیت سے حلف اٹھایا بعد میں انہوں نے فوج کی سلامی لی۔

• کوئٹہ ۲؍ اکتوبر۔ مسٹر جعفر کفائی سفیر ایران نے کشمیر سے متعلق حکومت پاکستان کے موقف کی پھر پوری طرح تائید و حمایت کی ہے آپ نے کہا حکومت ایران کئی دفعہ غیر مبہم الفاظ میں اعلان کر چکی ہے کہ مسئلہ کشمیر حق خود ارادیت کے مسلمہ بین الاقوامی اصول پر حل ہونا چاہیئے مسٹر جعفر کفائی مسٹر امیر تیمور قونصل جنرل ایران متعین کوئٹہ کی طرف سے دیئے گئے ایک ڈنر میں اخبار نویسوں سے باتیں کر رہے تھے

• ۔ پیکن ۲؍ اکتوبر۔ آج انقلاب چین کی چودھویں سالگرہ دھوم دھام سے منائی گئی۔ کمیونسٹ پارٹی کے صدر ماؤزے تنگ نے پانچ لاکھ افراد کی پریڈ کی سلامی لی۔ مسٹر چن ژی وزیر خارجہ نے ایک نشری تقریر میں پھر اس امر پر زور دیا کہ بین الاقوامی امن کی خاطر سارے ایٹمی ہتھیار تباہ کر دیئے جائیں اور آئندہ کے لئے ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری ممنوع قرار دی جائے۔ روس کی طرف سے اس موقع پر مبارکباد کا پیغام بھیجا گیا یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کی اطلاع کے مطابق اٹھارہ سو کے قریب غیر ملکی مہمان اس تقریب میں شریک تھے یہ مہمان ۱۰۰ ملکوں سے تعلق رکھتے ہیں اس سے پہلے غیر ملکی مہمانوں کی اتنی بڑی تعداد کبھی یوم انقلاب کی تقریب میں شریک نہیں ہوئی۔

• ۔ جکارتا ۲۔ اکتوبر۔ گورنر جکارتا نے اعلان کیا ہے کہ انڈونیشیا سفارت برطانیہ کی عمارت از سر نو تعمیر کرانے اور سفیر برطانیہ کی اتنی مدت کا نقصان برداشت کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے یاد رہے برطانوی سفارتخانے کو آگ لگا دی گئی تھی۔

• ۔ لاہور ۲؍ اکتوبر۔ چیف الیکشن کمشنر مسٹر اختر حسین تیزگام کے ذریعہ کراچی سے لاہور پہنچے آپ نے کہا الیکشن کمیشن مقررہ وقت پر عام انتخابات کرانے کی پوری کوشش کر رہا ہے لیکن کمیشن اس امر کا منتظر ہے کہ حکومت انتخابات کے بارے میں کوئی قانون منظور کرے آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا اگر یہ قانون نہ بھی نافذ ہوا تو بھی انتخابات کرانے میں تاخیر نہ ہونے دی جائے گی۔

• ۔ سرگودھا ۲؍ اکتوبر چنیوٹ سے ایک میل دور سرگودھا لائل پور روڈ پر ایک بس اور ٹرک میں تصادم ہو گیا۔ اس حادثہ میں تھانہ ماموں کانجن کے اے ایس آئی چوہدری محمد علی ہلاک اور چھ مسافر شدید مجروح ہو گئے ایک اور اطلاع کے مطابق زخمی ہونے والوں کی تعداد آٹھ ہے اور انہیں چنیوٹ کے ہسپتال میں علاج کے لئے داخل کر دیا گیا ہے۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ چنیوٹ کے قریب ایک ہفتہ کے دوران میں یہ ٹریفک کا دوسرا مہلک ترین حادثہ ہوا ہے۔ چند روز قبل جو حادثہ ہوا تھا اس میں سرگودھا کے ایم ای ایس کے گیریژن انجینئر مسٹر نذیر احمد دانی جاں بحق ہو گئے اور ان کی چھ رشتہ دار خواتین زخمی ہوئی تھیں۔

• ۔ تونس ۲؍ اکتوبر۔ لائبیریا کے صدر مسٹر ولیم ٹب مین گذشتہ روز تونس کے سرکاری دورے پر یہاں پہنچ گئے۔

• نیویارک ۳؍ اکتوبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے اقوام متحدہ سے کہا ہے کہ اس بات کا پتہ چلانے کے لئے ایک تحقیقاتی کمیشن مقرر کیا جائے کہ آیا بھارت اپنے علاقے کے لوگوں کو زبردستی پاکستان دھکیل رہا ہے یا پاکستانی باشندے بھارت میں داخل ہو رہے ہیں۔ بھٹو کل رات اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے خطاب کر رہے تھے

انہوں نے کہا کہ یہ کمیشن اقوام متحدہ کا بھی ہو سکتا ہے بین الاقوامی بھی ہو سکتا ہے اور دولت مشترکہ کے رکن ممالک کے ممبروں کا بھی ہو سکتا ہے انہوں نے کہا کہ ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس بات کی تحقیقات کا کام کسی تیسرے فریق کو سونپا جائے۔ جناب بھٹو نے کہا کہ آسام اور تری پورہ سے ہزاروں کی تعداد میں بھارتی مسلمانوں کے انخلاء سے دونوں ملکوں کے تعلقات مزید خراب ہو گئے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ یہ مسئلہ انصاف اور قانون کے اصول کے مطابق طے ہو جائے۔

• نئی دہلی ۲؍ اکتوبر۔ روس بھارت میں مگ طیاروں کے دو کارخانے قائم کرے گا۔ اس سلسلہ میں بھارتی حکومت کو روسی ماہرین کی رپورٹ کے مطابق کارخانے ۱۹۶۵ء سے کام کرنا شروع کر دیں گے۔

لاہور ۲؍ اکتوبر۔ پنجاب یونیورسٹی نے اعلان کیا ہے کہ اس سال ایم۔ اے اور بی۔ اے کے امتحانات سے جو طلباء واک آؤٹ کر گئے تھے ان کا دوبارہ امتحان لیا جائے گا۔ ایم اے اور بی۔ اے کے مختلف پرچوں کے امتحانات کی مندرجہ ذیل تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ ایم اے پریویس تاریخ ۱۵؍ اکتوبر ایم اے پارٹ تھرڈ تاریخ ۱۵؍ اکتوبر ایم اے پریویس پولیٹیکل سائنس، ۱۵؍ اکتوبر ایم اے پریویس میتھ تھرڈ، ۱۵؍ اکتوبر بی اے پارٹ تھرڈ آنرز میتھ تھرڈ۔ ۱۵؍ اکتوبر ایم اے سٹیٹسکس فورتھ، ۱۵؍ اکتوبر پریویس سٹیٹسکس۔ ۱۵؍ اکتوبر ایم اے سٹیٹسکس پانچواں اور چھٹا پرچہ۔ ۱۴؍ اکتوبر ایم اے پولیٹیکل سائنس پانچواں چھٹا اور ساتواں پرچہ۔ ۱۵؍ اکتوبر بی اے پارٹ ون نئی سکیم پولیٹیکل سائنس ۱۵؍ اکتوبر، بی اے پارٹ ون اکنامکس۔ ۱۵؍ اکتوبر

• لائلپور یکم اکتوبر۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت مغربی پاکستان نے برطانیہ سے ۲۵ لاکھ روپے کے ٹریکٹر درآمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے ٹریکٹر سندھ کے اصلاح اراضی کے منصوبوں میں استعمال کئے جائیں گے اس سے پہلے حکومت دو سو ٹریکٹر درآمد کر چکی ہے

• لندن ۲؍ اکتوبر۔ بی بی سی کی اطلاع کے مطابق الجزائر نے مراکش کے ساتھ ملنے والی اپنی مشرقی سرحد پر کئی بٹالین فوج متعین کر دی ہے اور الجزائری فضائیہ کے طیارے مراکش کے علاقے پر مسلسل پرواز کر رہے ہیں۔ الجزائری حلقوں کے مطابق مراکش کی فوج سرحد سے دس گز کے فاصلے پر پڑی ہے اور حکومت کو شبہ ہے کہ وہ قبائلیوں میں باغیوں کی مدد کر رہی ہے۔ بی بی سی کے نامہ نگار کا کہنا ہے کہ دونوں ممالک کی فوجوں کے آمنے سامنے آ جانے سے صورت حال مزید خراب ہو گئی ہے۔

• لاہور ۲؍ اکتوبر۔ یونیورسٹی کی طرف سے جاری کردہ ایک اعلان ... گیا ہے کہ ۹؍ اکتوبر سے ۹؍ نومبر تک ... ایم اے ایم ایس سی دیویس کے ... تیسری امتحانات کو ملتوی کر دیا گیا ہے۔

• لائل پور ۲؍ اکتوبر۔ لاہور اور لائلپور کے درمیان کل رچنا ایکسپریس کا اجراء ہو گیا۔ یہ ٹرین لاہور اور لائلپور کے درمیان صرف شیخوپورہ کے سٹیشن پر ٹھہرا کرے گی۔

ضروری اطلاع

بعض ناگزیر وجوہات کی بناء پر رسالہ خالد ماہ اکتوبر ۶۳ء بجائے یکم اکتوبر ۶۳ء کی بجائے ۱۰؍ اکتوبر کو ارسال کیا جائے گا۔ قارئین اور ایجنٹ صاحبان مطلع رہیں۔

مہتمم اشاعت
خدام الاحمدیہ

ضروری اعلان

بل ماہ ستمبر ۱۹۶۳ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوا دئے گئے ہیں ان بلوں کی رقم ۱۰؍ اکتوبر تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہیئے جو ایجنٹ صاحبان اپنے بلوں کی رقم ۱۰؍ اکتوبر تک دفتر ہذا میں نہیں بھجوائیں گے۔ ان کے بنڈلوں کی ترسیل روک دی جائیگی۔

(مینیجر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۷